كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر رحمہ اللہ

مترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی

مکتبہ قدوسیہ

تفسیر ابنِ کثیر

پارہ نمبر ۳

چند اہم مضامین کی فہرست

مسند حافظ ابو یعلی میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ پر کئی دن بغیر کچھ کھائے گذر گئے۔ بھوک سے آپ کو تکلیف ہونے لگی۔ اپنی سب بیویوں کے گھر ہو آئے لیکن کہیں بھی کچھ نہ پایا' حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور دریافت فرمایا کہ بچی تمہارے پاس کچھ ہے کہ میں کھالوں۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے' وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ حضور ؐ کچھ بھی نہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ وہاں سے نکلے ہی تھے کہ حضرت فاطمہ ؓ کی لونڈی نے دو روٹیاں اور ٹکڑا گوشت حضرت فاطمہ ؓ کے پاس بھیجا۔ آپ نے اسے لے کر برتن میں رکھ لیا اور فرمانے لگیں گو مجھے' میرے خاوند اور بچوں کو بھوک ہے لیکن ہم سب فاقے ہی سے گذار دیں گے اور اللہکی قسم آج تو یہ رسول اللہ ﷺ ہی کو دوں گی' پھر حضرت حسن ؓ یا حسین ؓ کو آپ کی خدمت میں بھیجا کہ آپ کو بلا لائیں' حضور ؐ راستے ہی میں تھے۔ ملے اور ساتھ ہوئے۔ آپ آئے تو کہنے لگیں' میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اللہ نے کچھ بھجوا دیا ہے جسے میں نے آپ کے لئے چھپا کر رکھ دیا ہے' آپ ؐ نے فرمایا' میری پیاری بچی لے آؤ۔ اب جو طشت کھولا تو دیکھتی ہے کہ روٹی سالن سے ابل رہا ہے۔ دیکھ کر حیران ہو گئیں لیکن فوراً سمجھ گئیں کہ اللہ کی طرف سے اس میں برکت نازل ہو گئی ہے' اللہ کا شکر کیا نبیؐ اللہ پر درود پڑھا اور آپ ؐ کے پاس لا کر پیش کر دیا' آپ نے بھی اسے دیکھ کر اللہکی تعریف کی اور دریافت فرمایا کہ بیٹی یہ کہاں سے آیا؟ جواب دیا کہ ابا جان اللہ کے پاس سے۔ وہ جسے چاہے بے حساب روزی دے' آپ ؐ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اے پیاری بچی' تجھے بھی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی تمام عورتوں کی سردار جیسا کر دیا' انہیں جب کبھی اللہ تعالیٰ کوئی چیز عطا فرماتا اور ان سے پوچھا جاتا تو یہی جواب دیا کرتی تھیں کہ اللہ کے پاس سے ہے' اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے' پھر حضور ؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ نے حضرت علی ؓ نے اور حضرت فاطمہ ؓ نے اور حضرت حسین ؓ نے اور آپ کی سب ازواج مطہرات اور اہل بیت نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر بھی اتنا ہی باقی رہا جتنا پہلے تھا جو آس پاس کے پڑوسیوں کے ہاں بھیجا گیا۔ یہ خیر کثیر اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

اسی جگہ زکریاؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بیشک تو دعا کا سننے والا ہے O پس فرشتوں نے اسے آواز دی جبکہ وہ حجرے میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحییٰؑ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ کی سچائی کرنے والا اور سردار اور عورتوں سے بے رغبت اور نبی ہے O

حاصل دعا یحییٰ علیہ السلام: ☆☆ (آیت: ۳۸-۳۹) حضرت زکریا علیہ السلام نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم میوہ دیتا ہے' جاڑوں میں گرمیوں کے پھل اور گرمی میں جاڑوں کے میوے ان کے پاس رکھے رہتے ہیں تو باوجود اپنے پورے بڑھاپے کے اور باوجود اپنی بیوی کے بانجھ ہونے کے علم کے' آپ بھی بے موسم میوہ یعنی نیک اولاد طلب کرنے لگے اور چونکہ یہ طلب بہ ظاہر ایک ناممکن چیز کی طلب تھی' اس لئے نہایت پوشیدگی سے یہ دعا مانگی جیسے اور جگہ ہے نِدَاءً خَفِيًّا یہ اپنے عبادت خانے میں ہی تھے جو فرشتوں نے انہیں آواز دی اور انہیں سنا کر کہا کہ آپ کے ہاں ایک لڑکا ہو گا جس کا نام یحییٰ رکھنا' ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ یہ بشارت ہماری طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یحییٰ نام کی وجہ یہ ہے کہ ان کی حیا ایمان کے ساتھ ہو گی وہ اللہ کے کلمہ کے یعنی حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی

تصدیق کریں گے۔ حضرت ربیع بن انسؒ فرماتے ہیں' سب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کو تسلیم کرنے والے بھی حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کی روش اور آپ کے طریق پر تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت یحییٰ کی والدہ حضرت مریم سے اکثر ذکر کیا کرتی تھیں کہ میں اپنے پیٹ کی چیز کو تیرے پیٹ کی چیز کو سجدہ کرتی ہوئی پاتی ہوں' یہ تھی حضرت یحییٰ کی تصدیق' دنیا میں آنے سے بھی پیشتر۔ سب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کی سچائی کو انہوں نے ہی پہچانا۔ یہ حضرت عیسیٰؑ سے عمر میں بڑے تھے۔

سید کے معنی حلیم' بردبار' علم وعبادت میں بڑھا ہوا' متقی' پرہیز گار' فقیہہ ' عالم' خلق و دین میں سب سے افضل جسے غصہ اور غضب مغلوب نہ کر سکے' شریف اور کریم کے ہیں' حصور کے معنی ہیں جو عورتوں کے پاس نہ آ سکے۔ جس کے ہاں نہ اولاد ہو نہ جس میں شہوت کا پانی ہو' اس معنی کی ایک مرفوع حدیث بھی ابن ابی حاتم میں ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ لفظ تلاوت کر کے زمین سے کچھ اٹھا کر فرمایا' اس کا عضو اس جیسا تھا' حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ساری مخلوق میں صرف حضرت یحییٰ ہی اللہ سے بے گناہ ملیں گے۔ پھر آپ نے یہ الفاظ پڑھے اور زمین سے کچھ اٹھایا اور فرمایا حصور اسے کہتے ہیں جس کا عضو اس جیسا ہو اور حضرت یحییٰ بن سعید قطعان نے اپنی کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا۔ یہ روایت جو مرفوع بیان ہوئی ہے' اس کے حوالے سے اس موقوف کی سند زیادہ صحیح ہے اور مرفوع روایت میں ہے کہ حضورؐ نے اپنے کپڑے کے پھندنے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ایسا تھا۔ اور روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے زمین سے ایک مرجھایا ہوا تنکا اٹھا کر اس کی طرف اشارہ کر کے یہی فرمایا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ
عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝۴۰ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۴۱

ع ۱۱ ۱۲

نیک لوگوں میں سے' کہنے لگے اے رب میرے ہاں بچہ کیسے ہو گا۔ میں بالکل بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے' فرمایا' اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے ○ کہنے لگے پروردگار میرے لئے اس کی کوئی نشانی مقرر کر دے' فرمایا نشان یہ ہے کہ تین دن تک تو لوگوں سے بات نہ کر سکے گا صرف اشارے سے سمجھائے گا۔ تو اپنے رب کا ذکر بہ کثرت کر اور صبح شام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ ○

یحییٰ علیہ السلام' ایک معجزہ: ☆☆ (آیت: ۴۰-۴۱) اس کے بعد حضرت زکریاؑ کو دوسری بشارت دی جاتی ہے کہ تمہارا لڑکا نبی ہو گا۔ یہ بشارت پہلی خوشخبری سے بھی بڑھ گئی۔ جب بشارت آ چکی تب حضرت زکریاؑ کو خیال پیدا ہوا کہ بظاہر اسباب سے تو اس کا ہونا محال ہے تو کہنے لگے اے اللہ میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں بوڑھا ہوں' میری بیوی بالکل بانجھ' فرشتے نے اسی وقت جواب دیا کہ اللہ کا امر سب سے بڑا ہے۔ اس کے پاس کوئی چیز انہونی نہیں' نہ اسے کوئی کام کرنا مشکل۔ نہ وہ کسی کام سے عاجز' اس کا ارادہ ہو چکا' وہ اسی طرح کرے گا۔ اب حضرت زکریاؑ اللہ سے اس کی علامت طلب کرنے لگے تو ذات باری سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اشارہ کیا گیا کہ نشان یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکے گا رہے گا تندرست' صحیح سالم لیکن زبان سے لوگوں سے بات چیت نہ کی جائے گی' صرف اشاروں سے کام لینا پڑے گا' جیسے اور جگہ ہے ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا یعنی تین راتیں تندرستی کی حالت۔ پھر حکم دیا کہ اس حال میں تمہیں چاہئے کہ ذکر اور تکبیر اور تسبیح میں زیادہ مشغول رہو' صبح شام اسی میں لگے رہو' اس کا دوسرا حصہ اور پورا بیان تفصیل کے ساتھ سورہ مریم کے شروع میں آئے گا' ان شاءاللہ تعالیٰ۔